غیر مقلدین کے رسالہ

مکتوب مفتوح

پر ایک نظر

مناظر اسلام، ترجمان اھلسنت، وکیل احناف

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ

مسئلہ تقلید کی وضاحت

یہ ایک مسلمہ اور تاریخی حقیقت ہے کہ پاک وہند میں انگریز کے دور حکومت سے قبل غیر مقلدین کا وجود نہ تھا۔ دور برطانیہ میں اس ملک میں تقلید اور ترک تقلید پر بحث ومناظرہ کا آغاز ہوا اور رد تقلید پر پہلی کتاب معیار الحق میاں نذیر حسین دہلوی نے تحریر فرمائی اور آج تک روافض، منکرین حدیث، منکرین فقہ، مودودی، کیپٹن عثمانی وغیرہ تقلید کے خلاف محاذ آرائی کر رہے ہیں اور عوام کو پریشان کر رہے ہیں ہم ان غیر مقلدوں سے چند علمی سوالات کے ذریعہ یہ مسئلہ سمجھنا چاہتے ہیں، امید ہے کہ وہ ضرور ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

سوالات سے پہلے گزارش ہے کہ آپ حضرات کا دعوی ہے کہ ہم ہر سوال کا جواب صرف قرآن و حدیث سے دیتے ہیں اس لئے جواب میں یا تو کوئی صریح آیت پیش فرمائیں یا صحیح صریح غیر معارض حدیث، ان دو کے علاوہ کوئی بات ہوئی تو جواب کالعدم سمجھا جائے گا۔

تقلید کی تعریف

تقلید کہتے ہیں کسی کا قول محض اس حسن ظن پر مان لینا کہ یہ دلیل کے موافق بتلادے گا اور اس سے دلیل کی تحقیق نہ کرنا) فتاوی ثنائیہ ص256ج1، ص265ج1، ص262ج1 (یہ تعریف قرآن کی کس آیت یا کس حدیث سے ثابت ہے؟

(2)اس تعریف کے مطابق یا خدا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو بلا تحقیق دلیل مان لینا تقلید ہے یا نہیں؟

(3) اس تعریف کے موافق محدث کی رائے کو ماننا کہ یہ حدیث صحیح ہے، وہ ضعیف ہے، تقلید ہے یا نہیں؟

(4) کسی محدث کا کسی راوی کو ثقہ یا ضعیف کہنا، اس کو بلا مطالبہ دلیل ماننا تقلید ہے یا نہیں؟

(5) اصول حدیث کے قاعدے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے ہیں یا امتیوں کے گھڑے ہوئے ہیں، اور ان کو ماننا تقلید ہے یا نہیں؟

(6) **تقلید کا حکم:** میاں نذیر حسین دہلوی 1360ھ، مولانا محمد حسین بٹالوی 1338ھ، مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی 1394ھ، مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری 1948ھ، مولانا نور حسین گھر جاکھی، مولانا محمد داؤد غزنوی، سب حضرات فرماتے ہیں کہ: مطلق تقلید کسی مجتہد کی اہل سنت سے واجب ہے۔ معیار الحق ص 41، اشاعۃ السنہ ص 126 ج 23، تاریخ اہل حدیث ص 125، نقوش ابوالوفاص 256، ارکان اسلام ص 92، داؤد غزنوی ص 375 تقلید کی کیا تعریف ہے اور واجب کی جامع مانع تعریف کیا ہے؟

(7) اس تقلید کے واجب ہونے کی دلیل کونسی صریح آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث ہے؟

(8) کیا اجتہاد دلیل شرعی ہے؟ اجتہاد کی جامع مانع تعریف قرآن وحدیث سے بیان فرمائیں؟

(9) اجتہادی مسائل کون سے مسائل ہوتے ہیں؟ ان کی تعریف قرآن وحدیث سے بیان فرمائیں؟

(10) مجتہد کی شرائط قرآن وحدیث میں کیا ہیں؟

(11) صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور تابعین عظام رحمہ اللہ کے ہزاروں فتاوی جو کتب حدیث مثلاً: مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق میں موجود ہیں وہ سب احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟ یا بعض فتاوی اجتہادی بھی ہیں؟

(12) مجتہد پر اپنے اجتہادی مسئلہ کی دلیل تفصیلی بیان کرنا فرض ہے یا واجب؟ کس دلیل سے؟

(13) عامی پر اجتہادی مسئلہ میں مجتہد سے دلیل تفصیلی کا مطالبہ کرنا فرض ہے یا واجب؟

(14) فرض اور واجب کے تارک کا قرآن وحدیث میں کیا حکم ہے؟ کافر ہے یا فاسق یا کیا؟

(15) جن صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور تابعین عظام رحمہ اللہ نے اپنے اجتہادی مسائل کے ساتھ دلیل تفصیلی بیان نہیں کی وہ کس درجہ کے گنہگار تھے؟ فرض کے تارک تھے؟ یا واجب کے؟

(16) جن صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور تابعین عظام رحمہ اللہ نے اجتہادی مسئلہ میں مجتہد صحابی سے دلیل تفصیلی کا مطالبہ نہیں کیا وہ سب لوگ فرض یا واجب کے تارک ہونے کی وجہ سے کس درجہ کے گنہگار تھے؟

(17) آپ کے مندرجہ بالا بزرگوں) جن کا ذکر سوال 6 میں گزرا (انکے نزدیک تقلید واجب ہے، جو لوگ اس واجب کو بدعت یا حرام یا شرک کہتے ہیں ان کا شرعی حکم کیا ہے؟ وہ کس درجہ کے گنہگار ہیں؟

(18) تقلید مجتہد کو حرام کہنے والوں کی دلیل قرآن وحدیث سے کیا ہے؟

(19) اگر تقلید شرک ہے تو شرک کی جامع مانع تعریف کریں اور اس کی دلیل میں آیت یا حدیث بتائیں؟

(20) بعض جذباتی لوگ کہتے ہیں کہ تقلید کتے کے پٹے کو کہتے ہیں، اس کی دلیل قرآن وحدیث میں کیا ہے؟

(21) جن علماء نے تقلید کو واجب کہا ہے، ان کے نزدیک کتے کا پٹہ گلے میں ڈالنا واجب ہے یا نہیں؟

(22) جو لوگ کہتے ہیں کہ تقلید جہالت کا نام ہے تو کیا؟ مندرجہ بالا علماء جنکا ذکر سوال 6 میں گزرا انکے نزدیک کیا جاہل رہنا واجب ہے؟

(23) تقلید کی ماہیت میں عدم علم بالدلیل داخل ہے یا عدم مطالبہ دلیل خاص تفصیلی محتند کا؟

(24) کیا تقلید واجب ہے؟ اور واجب کا ترک حرام ہے تو آپ کے مندرجہ بالا علماء جنکا ذکر سوال نمبر 6 میں گزرا ان کے نزدیک دلیل کی تحقیق حرام ہوئی یا نہ ہوئی؟

(25) جو دلیل کی تحقیق کو حرام کہے وہ کس درجہ گنہگار ہے؟-

(26) آپ کے مندرجہ بالا علماء نے: جنکا ذکر سوال نمبر 6 میں گزرا: جنہوں نے تقلید شخصی کو مباح کہا ہے، حوالہ جات وہی ہیں جو نمبر 6 میں گزرے۔ مباح کی کیا تعریف ہے اور تقلید شخصی کے مباح ہونے کی دلیل قرآن و حدیث سے تحریر کریں؟

(27) یہودی اپنے احبار ورہبان کی جو تقلید کرتے تھے وہ اجتہادی مسائل میں تھی یا کفریہ مسائل میں؟

(28) کیا ان احبار ورہبان کا مجتہد ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟

(29) یہ یہودی اپنے احبار ورہبان کی تقلید کرتے تھے یا تقلید مطلق قرآن وحدیث سے واضح فرمائیں؟

(30) جیسے اب تقلید شخصی کرنے والے اپنے مجتہد کی نسبت کر کے حنفی، شافعی وغیرہ کہلاتے ہیں، وہ یہودی اپنے کو منسوب کر کے کیا کہا کرتے تھے؟ ان کی نسبتیں قرآن وحدیث سے واضح کریں؟

(31) اتباع اور تقلید ہم معنی ہیں یا قرآن وحدیث نے ان میں کوئی فرق بیان فرمایا ہے؟

(32) مشرکین اپنے آباء کی جو اتباع کرتے تھے: بل نتبع ماوجدنا علیہ آبائنا: وہ بے دلیل تھی یا بادلیل

(33) کیا مشرکین کے آباء مجتہد تھے؟ اور مشرکین اجتہادی مسائل میں ان کی تقلید کرتے تھے؟

(34) مشرکین اپنے آباء کی تقلید مطلق کرتے تھے یا شخصی؟ اگر شخصی کرتے تھے تو ان میں کتنے فرقے تھے اور ان کے نام کیا کیا تھے؟ نسبتیں قرآن وحدیث سے تحریر کریں۔

(35) اگر یہود کے احبار اور مشرکین کے آباء مجتہد تھے تو کیا ان کو بھی صواب پر دو اجر اور خطا پر ایک اجر ملتا تھا؟ یہ بتائیں؟

(36) مذہب حنفی میں بعض مسائل میں فتوی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر ہے، بعض میں صاحبین کے قول پر، بعض میں امام حسن یاامام زفر کے قول پر، یہ تقلید مطلق ہے یا تقلید شخصی؟

(37) اصول حدیث میں اختلاف کی صورت میں شافعی اصولوں کو ماننااور حنفی اصولوں کا انکار کرنا، یہ تقلید شخصی ہے یا تقلید مطلق؟

(38) کتب حدیث میں سے بخاری کو ماننا کتاب الآثار کو نہ ماننا، موطا امام مالک کو ماننااور موطاامام محمد کو نہ ماننا، ترمذی کو ماننااور طحاوی کو نہ ماننا، مشکوۃالمصابیح کو ماننااور زجاجۃالمصابیح کو نہ ماننا، بلوغ المرام کو ماننااور مستدلات حنفیہ کو نہ ماننا، تقلید مطلق ہے یا شخصی؟

(39) کسی حدیث کے صحیح یاضعیف ہونے کے بارے میں غیر مقلد صرف اپنے فرقے کے مولوی کو مانتے ہیں، حنفی محدثین کی بات کو بالکل نہیں مانتے، یہ تقلید مطلق ہے یا تقلید شخصی؟

(40) غیر مقلدین صرف اپنے فرقے کے مولویوں کے بتائے ہوئے مسئلہ پر اعتماد کرتے ہیں، دوسرے فرقوں کے علماء پر بالکل اعتماد نہیں کرتے، یہ تقلید شخصی ہے یا مطلق؟

(41) اجتہادی مسئلہ میں مجتہد کی طرف نسبت کر کے حنفی، شافعی وغیرہ کہلانے کو جو غیر مقلد کفراور شرک کہتے ہیں، ان کے پاس قرآن وحدیث کی کون سی دلیل ہے؟

(42) مسلمان دوحال سے خالی نہیں، مسائل اجتہادیہ میں اجتہاد کا اہل ہوگا یا نہیں۔ اول صورت میں وہ مجتہد کہلائے گا، دوسری صورت میں جب وہ خود اجتہاد نہیں کر سکتا تو بھی دوحال سے خالی نہ ہوگا یا کسی مجتہد کی تقلید کرے گا یا نہ اجتہاد کرے گا نہ تقلید، اول صورت میں وہ مقلد ہے دوسری صورت میں غیر مقلد، جیسے نماز باجماعت میں ایک امام ہے، دوسرے مقتدی، تیسرے امام کے مخالف جماعت کے ثواب سے محروم، اول) امام (مجتہد کی جگہ ہے۔ دوسرا مقتدی مقلد کی جگہ اور تیسرا غیر مقلد۔ اسی طرح ملک میں ایک حاکم ہوتا ہے دوسرے رعایا اور بعض باغی۔ بعض ڈاکٹر ہوتے ہیں، بعض مریض ان سے علاج کرا کے صحت یاب ہو جاتے ہیں اور بعض مریض علاج کرانے کے بجائے ڈاکٹر کو گالیاں بکتے ہیں اور بیماری کو بڑھاتے بڑھاتے مرجاتے ہیں۔ اس لئے کسی کو غیر مقلد ثابت کرنے کے لیے دو باتوں کا ثبوت ضروری ہے۔

(1) وہ اجتہاد کا اہل نہ تھا۔ (2) وہ نااہل ہو کر تقلید بھی نہ کرتا تھا۔

(43) کتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم تھے جو نہ اجتہاد کر سکتے تھے نہ تقلید کرتے تھے بلکہ اجتہاد کو کار ابلیس اور تقلید کو شرک کہتے تھے؟

(44) تابعین اور تبع تابعین میں ایسے لوگ کون کون تھے؟

(45) محدثین کے حالات میں چار قسم کی کتابیں خود محدثین نے تحریر فرمائی ہیں۔ طبقات حنفیہ، طبقات مالکیہ، طبقات شافعیہ ، طبقات حنابلہ، ان نسبتوں سے ظاہر ہے کہ یہ سب تقلید شخصی کرنے والے تھے، کیا یہ سب مشرک اور بدعتی تھے؟

(46) کسی محدث نے طبقات غیر مقلدین نامی کوئی کتاب لکھی ہو تو اس کا پتہ دیں کہ کہاں سے ملتی ہے؟

(47) اصحاب صحاح ستہ کو بعض لوگ بے دلیل غیر مقلد کہتے ہیں اور بہت سے جاہل بلا مطالبہ دلیل ان کی بات مان کر ان کو غیر مقلد سمجھتے ہیں، کیا یہ تقلید ہے یا نہیں؟

(48) اصحاب صحاح ستہ جن کا غیر مقلد ہونا نہ ان کے اقرار سے ثابت ہے نہ شرعی شہادت سے، ان کی کتابوں کو غیر مقلدین اپنی کتابیں کہتے ہیں اور نواب صدیق حسن، نواب وحیدالزماں، مولانا عبدالواحد خانپوری، مولانا ثناءاللہ امرتسری وغیرہ علماء جن کا غیر مقلد ہونا ان کے اقرار یا شرعی شہادتوں سے ثابت ہے، ان کی کتابوں کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔

(49) علماء غیر مقلدین کا دعوی ہے کہ ہم صرف قرآن و حدیث کے مسائل لکھتے ہیں اس دعوی سے انہوں نے ہدیۃ المھدی، نزل الابرار، نہج المقبول، بدور الاہلہ، الروضۃ الندیہ، فقہ محمدیہ، عرف الجادی وغیرہ بہت سی کتابیں لکھیں، ان کتابوں کے بارے میں علماء غیر مقلدین اور عوام غیر مقلدین میں جھگڑا ہے، غیر مقلدین علماء کہتے ہیں، یہ قرآن و حدیث کے خالص مسائل ہیں، ان میں قیاس و رائے کا کوئی دخل نہیں، عوام غیر مقلدین کہتے ہیں کہ ہمارے غیر مقلدین علماء قرآن و حدیث کا نام لے کر جھوٹ لکھ رہے ہیں۔ یہ مسائل تو قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔ الغرض غیر مقلدین علماء کے نزدیک عوام غیر مقلدین ان کتابوں کا انکار کرکے قرآن و حدیث کے مسائل کے منکر ہیں اور عوام غیر مقلدین کے نزدیک علماء غیر مقلدین قرآن و حدیث پر جھوٹ بولنے والے تھے۔ صرف ایک ایسی کتاب پیش کریں جو پاک و ہند کے کسی غیر مقلد عالم نے لکھی ہو اس میں نماز، روزہ، حج، زکوۃ، جہاد، قانون، وراثت وغیرہ کے مکمل مسائل ہوں اور ہر ہر جزئی مسئلہ پر صریح آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کی ہو اور عوام غیر مقلدین کا اتفاق ہو کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں قرآن و حدیث کے علاوہ یا اس کے خلاف کوئی مسئلہ نہیں۔ ایسی کتاب کا ضرور مکمل پتہ دیں کہ کہاں سے دستیاب ہے؟

(50) غیر مقلدین کا آپس میں بہت سے مسائل میں اختلاف ہے، ہاں سب غیر مقلدین عوام کا ایک بات پر اتفاق ہے کہ ہمارے کسی غیر مقلد عالم نے ایک ایسی کتاب نہیں لکھی، جس میں دین کے مکمل مسائل ہوں اور ہر ہر جزئی مسئلہ صریح آیات و احادیث صحیحہ صریحہ سے ثابت ہو۔ اکثر نامکمل بھی ہیں، بے دلیل بھی ہیں اور ایسے شرمناک مسائل سے پر ہیں کہ غیر مقلدین پریشان ہیں کہ کاش ان کو آگ لگا کر جلا دیا جائے؟

فقہ سے متعلق چند ضروری باتیں

فقہ کے بارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کریں اسے فقیہ بنادیتے ہیں۔ لیکن اس دنیا میں تو لوگ قرآن پاک کے مخالف ہیں اور لوگوں کو قرآن پاک سے بد ظن کرنے کے لئے متواتر قرآن پاک کو چھوڑ کر شاذ وضعیف قرأتوں پر اعتراضات کرتے ہیں اور منکرین حدیث سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بد ظن کرنے کے لئے بعض شاذ وضعیف روایات کو لے کر کبھی قرآن کے خلاف کہتے ہیں کبھی ننگ انسانیت کہتے ہیں اسی طرح فقہ کے مخالفین کا حال ہے، جس طرح حدیث کی کتابوں میں بعض احادیث صحیح، بعض منسوخ، بعض مؤول اور بعض ضعیف ومتروک ہوتی ہیں، اسی طرح فقہ کے شروح وفتاوی پر جو علماء کے لیے لکھے گئے ہیں، ان میں بعض اقوال مفتی بہا اور معمول بہا ہوتے ہیں ان کو مذہب حنفی کہتے ہیں، بعض مرجوع عنہ، بعض مؤول اور بعض شاذ ومتروک ہوتے ہیں۔ اس لئے فقہ حنفی پر اعتراضات کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ

(1) پہلے یہ ثابت کرے کے جس قول پر وہ اعتراض کر رہا ہے، وہ مفتی بہ) مضبوط (قول ہے اور احناف کا اس پر بلا نکیر عمل جاری ہے۔ ورنہ ضعیف ومتروک اقوال پر اعتراض کرنے سے مذہب حنفی پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ جیسا کہ شاذ و متروک قرأتوں پر اعتراض کرنے سے قرآن پاک پر کوئی اعتراض نہیں اور شاذ و متروک احادیث پر اعتراض کرنے سے سنت متواترہ ہر گز متاثر نہ ہوگی۔ بلکہ اعتراض کرنے والے کی حماقت اور جہالت ثابت ہوگی کہ جب مسلمان ان شاذ قرأتوں کی تلاوت ہی نہیں کرتے، ان متروک احادیث پر عمل نہیں کرتے اور فقہ کے متروک اقوال پر عمل نہیں کرتے تو اعتراض کیا اور کن پر؟

(02) **فقہ کے اصول چار ہیں :** کتاب اللہ، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اجماع امت اور قیاس شرعی، کتب فقہ کی شروح میں وضاحت ہے کہ فلاں مسئلہ قرآن سے ثابت ہے، فلاں حدیث سے، فلاں اجماع سے اور فلاں فلاں قیاس سے۔ اس لئے سائل کو پہلے مدعی کا دعوی بیان کرنا ہوگا کہ انہوں نے اس مسئلہ کو کس نام سے پیش کیا ہے؟ اگر قرآن کے نام سے پیش کیا ہے قرآنی دلیل کا مطالبہ کرو۔ اگر حدیث کے نام سے پیش کیا ہے تو حدیث کا مطالبہ کرو۔ اگر اجماع اور قیاس کے نام سے پیش کیا ہے تو اس کا مطالبہ کرو۔ الغرض جس طرح منکرین حدیث کہتے ہیں کہ حدیث کا ہر مسئلہ قرآن پاک کی صریح آیت سے ثابت کرو اور ان کا یہ سوال غلط ہے، اسی طرح فقہ کے بارے میں کسی خاص دلیل کا مطالبہ غلط ہے، ہاں مطلق دلیل کا مطالبہ صحیح ہے، مجیب کو حق ہے کہ وہ ادلہ اربعہ میں سے جس دلیل سے چاہے، ثابت کرے۔

(03) سائل کو یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ فقہاء نے آج تک اس مسئلہ کی ادلہ اربعہ سے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔

(04) اور یہ مفتی بہ، معمول بہ قول فلاں آیت فلاں حدیث صحیح صریح غیر معارض کے صراحتاً خلاف ہے اور اس آیت پر یا حدیث کے بارہ میں فقہاء نے کوئی وضاحت نہیں فرمائی۔ عام طور پر غیر مقلدین کا یہ طریقہ ہے کہ مسائل ذکر کرتے وقت مفتی بہ اور

معمول بہ قول کو چھوڑ کر غیر مفتی بہ اور متروک قول پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کے خلاف بھی کوئی آیت یا حدیث نہیں لکھتے، بس اتنا لکھ دینا کافی سمجھتے ہیں کہ یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے اور اگر کہیں کوئی آیت یا حدیث پیش کرتے بھی ہیں تو ایک تو وہ دلیل چھپا جاتے ہیں جو فقہاء نے اس مسئلہ کی بیان کی ہے اور جس آیت یا حدیث کو اس نے اپنی غلط فہمی بلکہ کج فہمی اور بد فہمی کی وجہ سے فقہ کے خلاف سمجھا ہے اس کی جو وضاحت فقہاء نے فرمائی ہے اس کو بھی چھپا جاتے ہیں اور یہ کتمان اور چھپانا قرآن پاک کے تصریح کے مطابق یہود کی عادت تھی۔ اگر وہ مسئلہ اسی انداز میں لکھیں جس طرح فقہاء نے لکھا اور اس کے دلائل جو فقہاء نے بیان کیے ہیں، ان کو بھی بیان کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ فقہاء ان اعتراضات کے جوابات سے معترض کے پیدا ہونے سے بھی پہلے فارغ ہو چکے ہیں۔

صاحب)مکتوب مفتوح(اس اعلان کے ساتھ اسٹیج پر آئے ہیں کہ وہ بائیس 22 سال حدیث اور فقہ پڑھاتے رہے ہیں، لیکن کتاب دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ یا تو انہیں حدیث وفقہ کی ہوا بھی نہیں لگی یا بددیانتی اور دجل وفریب کا یہ شخص مجسمہ ہے۔ اصل کام تو یہ تھا کہ وہ فتاوی عالمگیری، درمختار وغیرہ کا بالترتیب خلاف قرآن و حدیث ہونا ثابت کرتے اور پھر اسی طرح مفصل کتابیں لکھتے، مگر لاکھوں مسائل میں سے صرف چالیس مسائل پر وہ اعتراض کر سکے جس میں صرف ان کی روایتی بددیانتی اور جہالت کا دخل ہے۔ لکھتے ہیں کہ فقہ حنفی کے مندرجہ ذیل قرآن وسنت کے صریحاً خلاف اور ننگ انسانیت مسائل کو قرآن وحدیث سے ثابت کیا جائے اور ان پر عمل کرنے کی ممکنہ صورتیں بھی واضح کی جائیں۔ بینوا توجروا۔

اس سے یہ تو مفتی صاحب نے مان لیا جن چالیس 40 مسائل پر میں نے اعتراض کیا ہے ان پر احناف کا عمل نہیں ہے، اسی لیے عمل کی ممکنہ صورتیں پوچھ رہے ہیں، یہ فقہ کے متروک مسائل ہیں تو اب اعتراض کن پر؟ عوام ان پر عامل نہیں تو کیا اعتراض؟ اور علماء ان پر فتوی نہیں دیتے، ان پر کیا اعتراض؟

پھر یہ بھی جھوٹ بول دیا گیا کہ یہ مسائل قرآن وحدیث کے صریحاً خلاف ہیں مگر ایک مسئلہ کے خلاف بھی صریح آیت لکھی نہ صحیح صریح غیر معارض حدیث لکھی، نہ یہ ہی ثابت کیا کہ ننگ انسانیت کیسے ہیں؟

:: حشفہ یا اس کے برابر عضو مخصوص پر کپڑا لپیٹ کر داخل کیا تو اگر جماع کی لذت پائے تو غسل واجب ہو گا ورنہ نہیں ہو گا ::ردالمختار ص 152 ج 1 :: (گویا ہندو بنارہے (

جواب :-

(01) اس مسئلہ کو نقل کرنے میں بددیانتی کی ہے، پہلی جہالت تو یہ ہے کہ مفتی صاحب کو درمختار اور ردالمختار کا فرق معلوم نہیں۔ یہ مسئلہ درمختار میں ہے اور مفتی صاحب اسے ردالمختار کے حوالے سے لکھ رہے ہیں۔

(02) پوری عبارت یہ ہے :اولج حشفۃ الخ :یعنی حشفہ اور اس کی مقدار کپڑا لپیٹ کر داخل کیا اگر جماع کی لذت پائی تو غسل فرض ہو گیا۔ ::کیونکہ حدیث پاک میں ہے ::اذا التقی الختانان و غابت الحشفۃ وجب الغسل ::ردالمختار ::یعنی جب دونوں ختنے کے مقام چھو جائیں اور حشفہ غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو گیا ۔ اس صورت میں حشفہ بھی غائب ہو گیا اور لذت کے احساس کی وجہ سے شرمگاہیں بھی چھو گئیں تو غسل فرض ہو گیا)::اور اگر حشفہ تو غائب ہوا مگر کپڑے کی موٹائی کی وجہ سے لذت محسوس نہ ہوئی تو شرمگاہوں کا مس نہ پایا گیا۔اس لیے کہ حدیث کی دونوں شرطوں میں سے ایک شرط نہ پائی جانے سے علی الاصح یعنی صحیح مذہب پر غسل واجب نہیں ہونا چاہیے مگر احتیاط اسی میں ہے کہ ایک شرط کی وجہ سے واجب ہی کہا جائے ۔ پس غسل واجب ہو گا ۔

(02) یہ تو ہمارا مسئلہ تھا کہ ایسی حالت میں بھی احتیاط اسی میں ہے کہ غسل کو واجب کہا جائے، لیکن مفتی صاحب اپنے گھر کو دیکھیں، مولانا وحید الزمان اپنی رائے نہیں بلکہ نبی کی فقہ کا مسئلہ یو تحریر فرماتے ہیں ۔اگر حشفہ پر کپڑا لپیٹا پھر داخل کیا اگر جماع کی لذت پائی تو غسل کرے ورنہ نہیں ۔

(04)مفتی صاحب: جناب نے تبصرہ فرمایا کہ ہندو بنا رہے، یہ ہندو تو آپ کو آپ کے گھر میں مل گیا، پھر اس نے اس کو فقہ النبی کہا ہے، ذرا یہ مسئلہ صراحتاً حدیث سے دکھا دیں؟ یا غیر مقلد بننے کے بعد کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنا آپ کے مذہب میں جائز ہو جاتا ہے؟ کتاب کا پورا نام ہے::نزل الابرار من فقہ النبی المختار ::

(05) مفتی صاحب یہاں تو کپڑا لپیٹنے کا ذکر ہے، صحیح بخاری میں تو کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا مذہب ہے کہ بغیر کپڑے کے بھی بالکل ننگے اگر دخول کر لیں تو غسل لازم نہیں، اور خود امام بخاری رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے:: بخاری ص 43ج 1

مفتی صاحب :آپ کے فرمان کے موافق تو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور امام بخاری رحمہ اللہ بڑے ہندو ہوں گے ؟ معاذاللہ

(06) مفتی صاحب: ایک مسئلہ میں آپ کو کتنی بددیانتیاں کرنا پڑیں، ہمارا مسئلہ پورا نہ لکھا جو یقیناً ایک خیانت ہے اور خیانت حدیث میں منافق کی علامت بتائی گئی ہے نہ کہ اہلحدیث کی۔ اپنا مسلک بھی چھپایا اور امام بخاری رحمہ اللہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا مسلک چھپایا اور کتمان قرآن پاک کے موافق یہود کی علامت ہے نہ کہ اہلحدیث کی۔اور پھر احناف کو ہندو بنانے کی کوشش کی مگر کسی نے سچ کہا ہے ::چاہ کن را چاہ در پیش ::اس لئے یہ لقب ہم ::عطائے تو بلقائے تو ::کہہ کر واپس بھیج رہے ہیں اور

سب حضرات کہہ رہے ہیں حق بحق دار رسید۔ ہم آپ کا حق چھین کر کیوں خائن اور غاصب کہلائیں ؟

چوپائے، مردہ عورت یا کم سن لڑکی کے ساتھ جماع کیا تو غسل واجب نہ ہوگا، نہ وضو ٹوٹے گا، اگرچہ حشفہ غائب ہو جائے ردالمختار ص 154ج 1 :: (یعنی جنبی پاک کا پاک (

جواب:-

(01) اگر مفتی صاحب لوگوں کو یہ فریب دینا چاہتے ہیں کہ فقہ حنفی میں چوپائے سے بدکاری جائز ہے تو یہ بالکل جھوٹ ہے اگر کوئی مرد یا عورت چوپائے سے بدفعلی کرے یا کرائے تو تعزیر واجب ہے ::در مختار مع الشامی ص 155 ج 3:.

(02) مفتی صاجب نے لکھا ہے کہ یہ مسائل قرآن وحدیث کے خلاف ہیں اس لئے ان کا فرض ہے کہ وہ کوئی آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں کہ چوپائے یا مردہ سے بدفعلی کرنے پر بلاانزال غسل فرض ہے ورنہ ان مسائل کو قرآن و حدیث کے خلاف کہنا قرآن وحدیث پر جھوٹ ہے ۔

(03) یہ تو چوپائے، مردہ عورت کا ذکر ہے، آپ کے مولوی محمد سعید بنارسی تو لکھتے ہیں ::کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، ظاہری، امام بخاری اور بعض تابعین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر بیوی سے صحبت کرے اور انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا =ہدایت قلوب قاسیہ ص 36::اور نواب صدیق حسن غیر مقلد لکھتے ہیں ::یہ مذہب حضرت عثمان، علی بن ابی طالب ، طلحہ ، زبیر ، ابی بن کعب اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنھم کا ہے ::الروضۃالندیہ ص 34ج 1 ::یہ مذہب امام بخاری رحمہ اللہ کا ہے ::ہدیۃالمھدی ص 24 ج 3 ::کیا ان حضرات کو آپ ساری عمر کا جنبی ہی قرار دیں گے ؟

(04) ذرا اپنے عقیدہ کے مطابق فقہ نبوی کا مسئلہ پڑھ لیں ::اگر چوپائے کی شرمگاہ یا جانور یا آدمی کی دبر میں عضو مخصوص داخل کرے تو غسل فرض نہیں ۔ اور اگر مردہ عورت کی شرمگاہ میں داخل کرلے تو راجح یہی ہے کہ غسل واجب نہیں =نزل الابرار ص 23ج 1 ::کیا فقہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی جنبی پاک کا پاک ہی رہتا ہے ؟

(05) کیا واقعی یہ مسائل حدیث صحیح سے ثابت ہیں یا وحید الزماں غیر مقلد نے اس کو فقہ نبوی کہہ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا ہے ؟

(06) مفتی صاحب :ایک حدیث میں ::انما الماء من الماء =الحدیث ::کہ غسل انزال کے بعد فرض ہوتا ہے، دوسری حدیث ہے کہ جب عورت کو دخول ہوجائے ، غسل فرض ہے ، انزال ہو یا نہ ہو ، یہ دونوں حدیثیں بظاہر متعارض ہیں ، اس لئے اس متعارض کو رفع کرنے کے لئے اجتہاد کی ضرورت پڑی۔ احناف کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ حتی الوسع تمام احادیث پر عمل ہو جائے ۔

اس لئے انہوں نے کہا کہ اصل سبب وجوب غسل کا انزال ہی ہے =انما الماء من الماء =لیکن کبھی انزال حقیقتاً ہوتا ہے اور کبھی حکماً ۔

حکماً انزال یہ ہے کہ اپنی ہم جنس کے ساتھ جو مشتھاۃ :: محل وقوع اور قابل شہوت ہو ::سے جماع کرے تو ہم جنس ہونے کی وجہ سے دخول ہی کامل شہوت ہے اس لیے اس کامل شہوت کو قائم مقام انزال کے قرار دیا گیا ، جیسا کہ =اذا مس الختان =والی حدیث ہے۔ غیر ہم جنس جانور یا مردہ جو محل شہوت نہیں رہا، یہاں محض دخول کمال شہوت نہیں بلکہ انزال کمال شہوت ہے۔ اس لئے انزال سے قبل غسل لازم نہ ہوگا، انزال کے بعد لازم ہوگا۔ جو = انما الماء من الماء =الحدیث = کے موافق ہے ۔

اور صغیرہ اتنی چھوٹی کہ دخول ہو ہی نہ سکے، وہاں انزال سے پہلے غسل فرض نہ ہوگا، اور جس میں دخول ہو سکتا ہے وہاں صحیح یہ ہے کہ غسل واجب ہے۔ مفتی صاحب نے قستانی کی ضعیف اور مرجوح روایت ذکر کر دی اور ردالمختار ص 112ج 1=بحر الرائق ص 61ج 1 =مراقی الفلاح ص 57 =طحاوی ص 57 پر ہے کہ صحیح یہی ہے اس پر غسل فرض ہے۔ مفتی صاحب بد دیانتی نہ کرو =ا دین لمن لا دیانۃ لہ =الحدیث ::کو یاد رکھو ۔

مسئلہ نمبر (03) انگلی یا غیر مرد مثلاً جن، بندر، گدھا، مخنث اور مردہ کا ذکر داخل کیا بھی تو غسل کی حاجت نہیں ::ردالمختار ص 153ج :: (مگر اس کی ترکیب بھی امت کو بتائیے-

جواب :-

(01) مفتی صاحب نے اس مسئلہ کو بھی قرآن و حدیث کے خلاف کہا مگر ایک صریح آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش نہیں کر سکے۔ محض قرآن و حدیث پر جھوٹ بولا ہے ۔

(02) اب بقول خود فقہ نبوی کا مسئلہ بھی سن لیں، نواب وحید الزماں فرماتے ہیں ::اگر کسی نے انگلی شرمگاہ میں داخل کی یا آلہ احتقان داخل کیا یا غیر آدمی =مثلاً ہاتھی، گھوڑے، گدھے، زیبرے وغیرہ ::کا آلہ تناسل داخل کیا یا مخنث یا مردہ یا چھوٹے بچے کا عضو مخصوص داخل کیا یا لکڑی کا عضو مخصوص بنا کر داخل کیا خواہ پیشاب گاہ میں یا پاخانہ کی جگہ میں تو قول مختار کے مطابق غسل واجب نہیں =نزل الابرار ص 24ج 1 ::

(03) مولانا آپ نے اپنے گھر میں یہ ترکیب یقیناً سمجھا دی ہوگی =لم تقولون مالا تفعلون =کا الزام سر پر نہ لیں ۔

(04) مفتی صاحب ہمیں ترکیب بتانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہمارے ہاں اس پر تعزیر ہے۔ الاستمناء حرام وفیہ التعزیر :: در مختار ص 156ج 3

(05) ہاں آپ پر ترکیب بتانا ضروری ہے کیونکہ آپ کے مذہب میں مشت زنی یا انگلی چلانے پر نہ حد ہے نہ تعزیر بلکہ بعض اوقات واجب ہے اور صحابہ بھی مشت زنی کیا کرتے تھے :: عرف الجادی ص 207 :: واجب کی ترکیب بتانا بھی واجب ہو گی ۔

(06) پھر ہمارا مسئلہ بھی آپ نے غلط لکھا ہے ::ردالمختار ص 112ج 1::پر ہے کہ عورت اگر شہوت کے لئے انگلی داخل کرے تو غسل فرض ہے۔ بہت افسوس کہ اس روایتی بددیانتی کا نام آپ نے عمل بالحدیث رکھا ہے باقی تفصیل مسئلہ نمبر 2 میں گزر گئی ہے۔

مسئلہ نمبر 04:: کنواری عورت سے جماع کرے اور کنوارپن زائل نہ ہو تو بھی غسل واجب نہیں ::ردالمختار ص 154ج 1

جواب

(01) فقہ حنفی اور بقول غیر مقلدین فقہ نبوی میں مسئلہ کا فرق ملاحظہ فرمائیں ۔

فقہ حنفی ::اگر کنواری کے پاس آیا اور کنواری پٹی زائل نہ ہوئی تو غسل فرض نہیں کیونکہ التقائے ختانین نہیں پایا گیا۔ہاں اگر وہ عورت حاملہ ہو جائے تو یہ دلیل انزال کی ہے،اس لئے غسل فرض ہو گا اور غسل سے پڑھی ہوئی نمازیں دہرانی ہو گی ::در مختار ص 112ج 1 ::

غیر مقلدین کی فقہ نبوی ::اگر کنواری کے پاس آیا،اس کی کنواری پٹی باقی رہی مگر حاملہ ہو گئی تو بھی نہ غسل فرض ہے،نہ نمازیں دہرانا ::نزل الابرار من فقہ النبی المختار =ص 24ج 1 ::

مولوی صاحب ::دونوں مسئلوں کو بار بار پڑھیں اور شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر نہ پھینکیں ۔

(02) مفتی صاحب نے اس مسئلہ کو قرآن وحدیث کے خلاف کہہ کر قرآن وحدیث پر جھوٹ بولا ہے کیونکہ کوئی صریح آیت یا حدیث پیش نہ کی ۔

مسئلہ نمبر (05) کتا نجس العین نہیں، پانی میں گر پڑے منہ داخل نہ کیا ہو تو پاک ہے ::فتاوی عالمگیری ص 10ج 1 ::

جواب (01) مفتی صاحب :فقہ نبوی بھی پڑھیں نواب صدیق حسن خان غیر مقلد فرماتے ہیں =کتے کا گوشت،ہڈی،خون، بال پسینہ میں کسی چیز کی نجاست ثابت نہیں =بدور الاہلہ ص 16 ::

(02) کتے کا پیشاب بھی پاک ہے =ہدیۃ المھدی ص 78ج 3 =کتے اور خنزیر کا لعاب بھی راجح قول پر پاک ہیں =نزل الابرار ص 49ج 1 ::

(03) کتے کا پاخانہ بھی راجح قول پر پاک ہے :ایضاً ::

(04) کتا پاک ہے اور اس کا تھوک بھی محققین کے نزدیک پاک ہے =نزل الابرار ص 30ج 1 :

(05) مفتی صاحب :آپ کے مذہب کا مسئلہ ہے کہ کتا پانی میں گر جائے اور اس کا منہ بھی پانی میں ہو پھر بھی پاک ہے =نزل الابرار ص 30ج 1 :

(06) یہاں بھی مفتی صاحب نے قرآن وحدیث پر جھوٹ بولا ہے کیونکہ ایک بھی آیت یا حدیث پیش نہ کی، جس کا ترجمہ یہ ہو کہ ::کتا نجس العین ہے ::

مسئلہ نمبر (06) نکسیر پھوٹ پڑے تو پیشانی اور ناک پر سورت فاتحہ کو خون اور پیشاب سے لکھنا جائز ہے =ردالمختار ص 194 ::

جواب (01) مفتی صاحب :آپ کے مذہب میں خون بھی پاک ہے اور حلال جانوروں کا پیشاب بھی پاک ہے اور فاتحہ قرآن نہیں ،پھر آپ کو کیا اعتراض؟

(02) ہمارے ہاں پیشاب اور خون ناپاک ہے اور ان سے قرآن پاک لکھنا ایسا ہی حرام ہے جیسے مردار حرام، خنزیر حرام =ردالمختار ص 194ج 1 =اور قرآن پاک کے ساتھ استخفاف اور بے ادبی کرنا ایسا کفر ہے جیسے نبی کو قتل کرنا، خانہ کعبہ گرادینا، بت کو سجدہ کرنا =ردالمختار ص 284ج 3 =قرآن کو بے وضو ہاتھ لگانا تک ناجائز =در مختار =یہ سب حالت اختیار کے مسائل ہیں۔ لیکن حالت اضطرار، جس طرح قرآن پاک نے مردار، خون، خنزیر کو حرام قطعی قرار دیا ہے، البتہ حالت اضطراری میں ان کو کھانے کی اجازت دی ہے کیا ایسی اضطراری حالت میں فاتحہ بوجہ نکسیر خون سے لکھنی جائز ہے، شامی میں لکھا ہے کہ ایسا کام کہیں منقول نہیں۔ اور ہمارا ظاہر مذہب منع کا ہے ، جواز کا قول ظاہر مذہب کے خلاف ہے ، مفتی صاحب اگر بغیر حالت اضطرار بیان کیے کوئی کہے کہ قرآن میں خنزیر، مردار اور خون کو حلال لکھا ہے تو یہ قرآن پر جھوٹ ہے یا نہیں، یقیناً جھوٹ ہے اور ایسا ہی تم نے فقہ پر جھوٹ بولا ہے ۔

(03) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس میں اختلاف تھا، حالت اضطرار میں بھی اور ظاہر مذہب بھی منع کا ہے آپ نے بددیانتی کی ۔

(04) یہاں بھی مفتی صاحب نے قرآن وحدیث پر جھوٹ بولا ہے نہ کوئی آیت یا حدیث ایسی پیش کی کہ حالت اضطرار میں حرام کی اجازت بالکل نہیں ہوتی ۔

مسئلہ نمبر (07) کتا نجس العین نہیں، پانی میں گر پڑے تو خیر سلا۔ لیکن مسلمان کی میت گر پڑے تو تمام پانی ناپاک ہو گیا =عالمگیری ص 10ج 1 ::

جواب :: یہ مفتی صاحب کا سفید جھوٹ ہے، عالمگیری میں تو یہ مسئلہ ہے کہ مرا ہوا کتا کنویں میں گر جائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے اس کا سارا پانی نکالا جائے =عالمگیری ص 19ج 1 =جبکہ فتاوی ثنائیہ اور فتاوی علماء حدیث میں ہے کہ کتا کنویں میں گر کر

مرجائے توکنواں پاک رہتاہے اور مسلمان میت کے بارے میں لکھا ہے کہ اگر غسل دینے سے قبل کنویں میں گرجائے توکنواں ناپاک ہوجاتاہے :: عموماً نجاست وغیرہ تلخی موت سے نکل جاتی ہے :: اور غسل کے بعد گرے توکنواں ناپاک نہیں ہوتا ۔ یہاں بھی مفتی صاحب نے قرآن وحدیث پر جھوٹ بولاہے کیونکہ ایک آیت یاحدیث پیش نہ کرسکا کہ میت غسل سے قبل کنویں میں گرپڑے توکنواں پاک ہی رہتاہے ۔

مسئلہ نمبر 08::اپنی دبر میں انگلی داخل کرے پوری غائب نہ کرے تووضو سلامت ہے ::ردالمختار ص 138ج 1 ::

جواب 01::یہاں بھی مفتی صاحب نے بددیانتی کی ہے،ردالمختار میں ہے = صحیح یہ ہے کہ انگلی پر رطوبت یابدبو لگے تووضوٹوٹ جاتا ہے :: کیونکہ حدیث میں ہے =الوضوء مماخرج =تری یابدبو سے نجاست نکلنے کا یقین ہوگیا =اور انگلی حقنہ کے حکم میں ہے، پھر لکھاہے اگراس پر تری یابدبو نہ بھی ہو تواحتیاطاًوضو کرلے ::ردالمختار ::

(02) مفتی صاحب اس مسئلہ کے خلاف کوئی آیت یا صحیح حدیث پیش کریں ورنہ فقہ کی دشمنی میں رات دن قرآن وحدیث پر جھوٹ بولنے سے توبہ کرلیں ۔

مسئلہ نمبر (09) اگرچوہاکنویں میں گرکر مرجائے توبیس 20سے تیس 30تک ڈول نکالنے سے کنواں پاک ہوجائے گا۔ :: عالمگیری ص 10ج 1 :: (لیکن اگرچوہے کی دم کاٹ کر گرادے توتمام کنواں ناپاک ہوجائے گا (

جواب ::دونوں مسئلوں میں ایک ایک قید تھی جو مفتی صاحب نے گرادی۔پہلے میں یہ قید تھی کہ چوہاپھولا پھٹانہ ہو اور دم کے ساتھ جو خون نجس ہے اس سے تمام کنواں ناپاک ہوگا اور اگر دم کو موم لگادی کہ خون ساتھ نہیں تو حکم چوہے والا ہی رہے گا۔جب خون نجس ہے =چناچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت حبیش کو دھونے کا حکم دیا :: فاغسلی عنک الدم

بخاری ::یہ مسئلہ توحدیث کاہے آپ کو کیااعتراض ہے؟

مسئلہ نمبر (10)شراب میں روٹی بھگوئی،پھر شراب سرکہ بن گئی توروٹی پاک ::عالمگیری ص 23ج 1 ::

جواب (01) جب شراب ہی سرکہ بن گئی توروٹی کے ناپاک رہنے کی کیاوجہ،کوئی آیت یاحدیث پیش کریں کہ سرکہ توپاک ہوجاتا ہے مگرروٹی ناپاک رہ جاتی ہے ۔

(02) ذرافقہ نبوی آپ اپنی بھی دیکھو ::وہ روٹی جس میں شراب کی میل ڈالی جائے پاک ہے اور اس کا کھاناحلال ہے ::اس لئے کہ شراب کے نجس ہونے پر کوئی دلیل نہیں =نزل الابرارج 1 ::

(03) صحیح بخاری شریف میں صاف لکھاہے کہ مچھلی خمر میں ڈال کر دھوپ میں رکھ دو، تھوڑی دیر بعد کھالو ۔

مسئلہ نمبر (04) شراب میں چوہیا گر گئی پھٹنے سے پہلے نکال لی گئی پھر شراب سرکہ بن گئی تو تناول فرمایئے ::عالمگیری ص 23ج 1 نعم الادام الخل :: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین سالن سرکہ ہے =مسلم ::

جواب (01) فقہ نبوی =مفتی صاحب یہاں آپ سر کے کارونارورہے ہے ::

آپ کی فقہ میں تو خود شراب ہی پاک ہے =نزل الابرار ص 49ج 1= کنزالحقائق ص 16 =عرف الجادی ص 10=بدور الاہلہ ص 15 ::

(02) آپ کہ ہاں تو چوہے نکالنے کی بھی ضرورت نہیں =اگر چوہیا شراب میں گری اور سب سرکہ بن جائے تو سب کچھ پاک ہے =نزل الابرار ص 54ج 1

مسئلہ نمبر 12=الف =عورت کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے ::ردالمختار ص 154ج 1 ::

الجواب ::آپ اپنا مذہب سنیں =عورت کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے =کنزالحقائق ص 16 =نزل الابرار ص 49ج 1 =تیسر الباری ص 207ج 1 =نیز دیکھو نووی شرح مسلم ص 140ج 1 =اہل حدیث امر تسر 16جولائی 1909ء + 12

ستمبر 1919 ::آپ نے جھوٹ بولا ہے کہ یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے کیونکہ کوئی آیت یا حدیث پیش نہیں کر سکے ۔

ب ::اگر اپنی ہی دبر میں اپنا آلہ تناسل داخل کر لیا تو جب تک انزال نہ ہو غسل فرض نہ ہو گا =یعنی صرف انزال پر کنٹرول رکھے باقی سب خیر ہے ۔ ::درمختار ص 50 ج 1 :: (معاذاللہ فقہ کے نام پر یہ بے حیائی)

جواب (01) ذرا اپنی فقہ نبوی پڑھو =ولوادخل ذکرہ فی دبر نفسہ لا یلزم الغسل الا بالا نزال =نزل الابرار ص 24ج 1 ::اگر اپنا آلہ تناسل اپنی دبر میں داخل کر لیا تو بغیر انزال کے غسل لازم نہیں۔ فرمائیں کنٹرول ہے یا نہیں؟ یہ تو ہے غسل نہ ہونے کا مسئلہ کیونکہ شامی لکھا ہے بہیمہ اور مردہ سے بھی شہوت کا کم داعی ہے اس لئے کمال شہوت انزال سے ہو گا ۔

(01) رہی یہ بات کہ کیا یہ فعل جائز بھی ہے؟ تو شامی نے اسے چوپائے سے بد فعلی کے ساتھ ذکر کیا ہے جس پر تعزیر واجب ہے اور ویسے بھی یہ استمناء کی ایک قسم ہے جو حرام ہے اور اس پر تعزیر واجب ہے، البتہ آپ کے نزدیک جب استمناء بعض صورتوں میں واجب ہے تو اس کے وجوب میں کیا شبہ ہے؟ ورنہ استماء اور اس فعل میں فرق کسی آیت یا حدیث سے واضح کریں؟

مسئلہ نمبر (13) نجاست والے عضو کو زبان کے ساتھ چاٹ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے ::عالمگیری :: (مگر زبان)

الجواب (01)فقہاء یہ بتاتے ہے کہ تھوک پاک بھی ہے اور پاک کرنے والا بھی ہے، جیسا کہ بخاری کی حدیث سے ثابت ہے = استدرک الحسن ص 150ج 1 =آپ کوئی آیت یا حدیث پیش کریں کہ تھوک نہ پاک ہے اور نہ پاک کرنے والا ہے ۔

(02) نجاست کا چاٹنا ہمارے یہاں جائز نہیں ::بہشتی زیور ::

(03) گناو غیرہ چوستے وقت بعض اوقات خون دانت سے نکل آتا ہے۔ پانی ساتھ نہیں پھر اس کو چاٹ چاٹ کر مجبور آ تھوکتے ہیں۔ جب اثر ختم ہو جائے تو منہ پاک ہو گیا۔ اسی طرح سفر میں بعض لوگوں کو قے آجاتی ہے ہونٹ اور منہ ناپاک ہو جاتا ہے، پھر مجبور آ پانی نہ ہونے کی وجہ سے تھوک تھوک کر ہی منہ صاف کر لیا جاتا ہے۔ سفر میں کسی کے ہاتھ میں سوئی چبھ گئی اور خون نکل پڑا پانی وغیر پاس نہیں تو اس پر تھوک تھوک کر بند اور صاف کر لیا جاتا ہے۔ آپ کسی آیت یا حدیث سے ثابت کر دیں کہ اس طرح منہ پاک نہیں ہوتا ۔ ہم ضد نہیں کریں گے۔ مان لیں گے ۔

مسئلہ نمبر (14) درہم برابر نجاست غلیظہ معاف ہے ::عالمگیری ص 23ج 1 ::

) گندگی سے پیار (

الجواب (01) پہلے تو یہ سمجھیں کہ منی، خمر، خون، مردار، خنزیر جن کو ہم نجاست غلیظہ کہتے ہیں یہ سب چیزیں آپ کے نزدیک تو ویسے ہی پاک ہیں، یہ سب چیزیں درہم تو کیا پورے جسم اور کپڑوں پر بھی لگی ہوں تو آپ کے کپڑے اور بدن پاک ہیں ۔

(02) ہمارے ہاں معافی صرف فساد نماز سے ہے ورنہ اس حال میں نمار مکروہ تحریمی ہے =در مختار ::اس طرح نماز پڑھنے سے گنہگار ہوگا =عمدۃ الرعایہ ص 150ج 1 :: نماز کی نیت باندھنے کے بعد ایک درہم نجاست کا علم ہو جائے تو نیت توڑ کر اسے دھولے =فتاوی غیاثیہ ص 13 ::اور مکروہ تحریمی ہونا اجماعا ہے =طحاوی ص 90 ::یعنی ہمارے یہاں نماز فاسد نہیں ہوتی اتنی معافی ہے ورنہ اس کا دھونا واجب ہے، نماز مکروہ تحریمی ہے، اس کو لوٹانا واجب ہے، وہ شخص گنہگار بھی ہے ہمارا مسئلہ بیان کرنے میں بددیانتی کی ہے ۔

(03) اب ذرا اپنا مذہب جو قرآن و حدیث کے نام سے پیش کیا کرتے ہو سن لو ۔ پس مصلی بانجاست بدن آثم ست و نمازش باطل نیست =بدور الاہلہ ص 38 ::آپ تو صرف ایک درہم کو رو رہے تھے یہاں تو پورا چھ فٹ لمبا دو فٹ چوڑا بدن بھی ناپاک ہو تو اس کی نمار باطل نہیں ہو رہی۔

(04) طہارت محمول و ملبوس را شرط صحت نماز گردانیدن کماینبغی نیست =بدور الاہلہ ص 39 :: ہر کہ در جامہ ناپاک نماز گزارد نمازش صحیح باشد =عرف الجادی ص 22 ::طہارت مکان نماز واجب ست نہ شرط صحت نماز =عرف الجادی ص 21 ::نہ بدن کا پاک ہونا شرط نہ لباس کا نہ جگہ کا۔ مفتی صاحب یہ مسائل آپ کے بڑوں نے قرآن و حدیث کے نام سے پیش فرمائے ہیں۔ ان کا انکار آپ کے نزدیک قرآن و حدیث کے انکار کے مترادف ہوگا، ان کا انکار ذرا سنبھل کے کرنا کیونکہ ان کے انکار کے دو ہی نتیجے ہیں ایک یہ کہ آپ اپنے اکابر کو قران و حدیث پر جھوٹ بولنے والا مان لیں اور دوسرا یہ کہ وہ آپ کو قرآن و حدیث کا منکر قرار دیں ۔

(05) اب اس مسئلہ درہم کا ماخذ بھی آپ نے بیان نہیں کیا، امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ استنجاء کی جگہ پتھروں سے صاف نہیں ہوتی بلکہ نجس رہتی ہے جو نماز کے حق میں معاف ہیں ::شرح مسلم ص 136 ::اس کا بیان قدر درہم سے کر دیا گیا ہے ::ہدایہ ص 58 =شامی ص 231 ج 1 ::اور یہ اندازہ بھی امام صاحب رحمہ اللہ کا نہیں بلکہ ایک ضعیف حدیث میں بھی ہے :: دار قطنی ::حضرت قتادہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے بھی لفظ درہم مروی ہے :: عبدالرزاق ::امام نخعی رحمہ اللہ سے بھی مروی ہے (کتاب الآثار (

(06) مفتی صاحب جناب نے ہمارا مسئلہ بھی ادھورا بیان کیا، ہماری دلیل بھی ذکر نہ کی اور قرآن و حدیث پر بھی جھوٹ بولا کہ یہ مسئلہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے، مگر نہ وہ آیت آپ نے پیش کی نہ حدیث جس کے خلاف یہ مسئلہ ہے۔

مسئلہ نمبر (15) چوتھائی کپڑے کے برابر نجاست خفیفہ بھی معاف ہے ::حوالہ ص 14 ::

جواب (01) مفتی صاحب جن کو ہم نجاست خفیفہ کہتے ہیں وہ آپ کے ہاں تو سب پاک ہیں اس لئے چوتھائی کی قید کی بھی کوئی ضرورت نہیں، پورا کپڑا الٹ پٹ ہو جائے تو پھر بھی پاک ہے تو آپ کا چوتھائی والوں پر اعتراض کیوں؟

(02) پھر ہمارا مسئلہ بھی پورا نہیں لکھا، علامہ ابن الہمام فرماتے ہیں :: والصلوۃ مکروھۃ مع مالا یمنع =فتح القدیر ص 81ج 1 ::

اور امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ::کان ابوحنیفۃ یکرھہ =کتاب الآثار ص 15 ::آپ کے ہاں تو مکروہ بھی نہیں ۔

(13) یہاں بھی آپ نے قرآن و حدیث پر جھوٹ بول دیا مگر وہ آیت یا حدیث پیش نہ کی جو اس مسئلہ کے خلاف ہے ۔

مسئلہ نمبر (16) کتے کے دانتوں کا ہار پہن کر نماز پڑھنی جائز ہے :ایضا :

جواب (01) جب آپ کے مذہب میں کتے کی ہڈی پاک ہے تو دانت کس دلیل سے ناپاک ہیں؟

(02) ہاتھی بھی حرام ہے اور کتا بھی، جب ہاتھی دانت کا استعمال ہار وغیرہ میں جائز ہے تو کتے کے دانت کا استعمال بھی اسی حکم میں کیوں نہیں؟

(03) آپ نے نہ آیت پیش کی ہے نہ حدیث کہ کتے کے دانتوں کا ہار پہننا حرام ہے =پہننے والے کی نماز جائز نہیں =ہاں ذرا نواب صاحب کی کتاب کا یہ کلیہ بھی یاد رکھنا کہ (الاصل الطہارۃ) ::الروضۃ الندیہ ::

مسئلہ نمبر (17) چوہیا کو ہمراہ لے کر نماز پڑھنی جائز ہے =فتاوی عالمگیری ص 32ج 1 ::

جواب (01) آپ نے تو قرآن و حدیث کے نام سے خنزیر کو بھی پاک مان لیا ہے :: عرف الجادی ص 10، کنز الحقائق ص 13، بدور الاہلہ ص 16 ::اور پاک چیز کو ساتھ لے کر نماز پڑھنا کسی حدیث میں منع نہیں تو چوہیا پر آپ کو کیا اعتراض ہے؟

(02) ہاں آپ صریح آیت یا صحیح حدیث پیش فرمادیں کہ چوہیا پاس آجائے تو نماز نہیں ہوتی، ہم اس مسئلہ کو غلط مان لیں گے ۔

مسئلہ نمبر (18) دباغت سے کتے کی کھال پاک ہوجاتی ہے ::در مختار ص 189ج 1 ::

جواب (01) آپ کے نزدیک تو کتا بھی، خنزیر بھی، مردار بھی پاک ہے، پھر کھال ناپاک ہی نہیں کہ دباغت کی ضرورت ہو ۔

(02) حدیث میں ہے =ایمااھاب دبغ فقد طھر =جس چمڑے کو دباغت دی گئی وہ پاک ہوگیا، ہم نے اس سے خنزیر اور انسان کے چمڑے کو مستثنیٰ کیا ہے، خنزیر نجس العین ہے وہ دباغت کو قبول ہی نہیں کرتا، اور انسان کی کرامت بحال رکھنے کے لئے دباغت سے ہی منع کر دیا ہے مگر آپ کے نزدیک تو خنزیر اور انسان کا استثناء بھی نہیں ::نزل الابرار ص 30ج 1 ::

مسئلہ نمبر (19) کتے کو شرعی طریقے سے ذبح کرلیا جائے تو اس کی کھال پاک ہوجاتی ہے (اسلامی ممالک میں اس نفع مند صنعت کو جاری کریں (

جواب (01) آپ کی ہاں تو کتا مردار ہوجب بھی پاک ہے، پھر ذبح پر آپ کو کیا اعتراض ؟

(02) ہدایہ میں اس کی وجہ لکھی ہے کہ =لانہ یعمل عمل الادباغ فی ازالۃ الرطوبات النجسۃ ::رواہ نسائی ::اور ذکاۃ کل مسک دباغہ =حاکم =آپ کوئی آیت یا حدیث پیش کریں کہ ذبح دباغت نہیں۔ہم تسلیم کرلیں گے۔

مسئلہ نمبر (20) اور ذبح کرلینے سے کتے کا گوشت بھی پاک ہوجاتا ہے ::در مختار ص 189ج 1 :: (سبحان اللہ افریقی مسلمانوں کی غذائی قلت دور کرنے کا پاک حنفی منصوب)

جواب (01) مفتی صاحب صرف پاک ہونا !غذا بھی ہے تو آپ کو ذبح کی کیا فکر، آپ کے ہاں تو مردار بھی پاک ہے۔خنزیر بھی پاک ہے، منی بھی پاک ہے، خمر بھی پاک ہے، شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک ہے، کتے کا پیشاب بھی پاک ہے، آپ افریقی مسلمانوں کی فکر نہ کریں پہلے اپنی غذائی قلت دور فرمالیں ۔

(02) ہمارا ضعیف قول آپ نے نقل کیا اور صحیح قول چھوڑ دیا، یہ روایتی بددیانتی کیا قبر تک آپ کے ساتھ ہی جائے گی؟ صحیح قول کے مطابق گوشت پاک نہیں ہوتا ::مراقی الفلاح ص 97،حاشیہ ہدایہ ص 25ج 1،فتح القدیر ص 39 ج 1،کبیری ص 44 ::

(03) آپ نے قرآن وحدیث کے نام سے جو فقہ نبوی مرتب کی ہے اس میں بھی یہی مسئلہ ہے کہ خنزیر کے علاوہ (کتا، چیتا، لومڑی ،ہاتھی، گدھا)سب جانوروں کا گوشت ذبح سے پاک ہوجاتا ہے (نزل الابرار ص 30ج 1)ابھی آپکی غذائی قلت دور ہوئی یا نہیں؟

مسئلہ نمبر (21) کتے کی کھال کاڈول اور مصلی بنایا جاسکتا ہے ::در مختار ص 192ج 1 :: (پھر ایسے پاک اور ڈولوں کو مساجد میں اور کنویں پر استعمال کیا کیجئے

جواب (22) آپ کے نزدیک تو کتا پاک ہے، خون بھی پاک ہے، مردار بھی پاک ہے، اس لئے آپ کے مذہب میں تو مردار کتے کی خون آلود کھال کا مصلی اور ڈول بنانا جائز ہے، ورنہ کسی آیت یا حدیث سے ثابت کریں کہ پاک چیز کا مصلی اور ڈول بنانا منع ہے ۔

(02) جب کہ ہمارے نزدیک بلاد باغت کھال کا مصلی اور ڈول بنانا ہر گز جائز نہیں ۔

(03) جب حدیث کے مطابق کھال دباغت سے پاک ہوگئی، تو پاک کھال کا مصلی بنانا کس آیت یا حدیث میں منع ہے ؟

(04) آپ کی نام نہاد فقہ نبوی میں بھی یہی مسئلہ ہے ::کتے کی کھال کا مصلی اور ڈول بنانا جائز ہے ::نزل الابرار ص 30ج 1

(05) آپ نے قرآن وحدیث پر جھوٹ بولا ہے کہ قرآن وحدیث میں پاک کھال کا مصلی اور ڈول بنانا منع کیا گیا ہے ۔

مسئلہ نمبر (22) کتا ساتھ اٹھا کر نماز پڑھنا درست ہے ::در مختار ص 192ج 1 :: (براہ کرم برطانیہ کے مسلمانوں کو یہ فتوی سنا دیجیئے کہ وہ غریب کتا پرستی کا شوق پورا کر سکیں

جواب (01) زندہ کتا نجس العین ہے یا نہیں، اس بارے میں احادیث میں اختلاف ہے، جن احادیث سے کتے کی بیع کا منع ہونا بلکہ کتے کو رکھنا ہی منع ہے، ان سے اس کا نجس العین ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن جن آیات واحادیث سے کتے کے شکار کا حلال ہونا، رکھوالی کے لئے کتا رکھنے کا جواز نکلتا ہے، ان سے ثابت ہوتا ہے کہ کتا نجس العین نہیں، یہی زیادہ صحیح قول ہے

(02) ہاں اس کا خون، پیشاب، پاخانہ اور لعاب احناف کے ہاں نجاست غلیظہ

ہے اور غیر مقلدین کے ہاں پاک ہے ۔

(03) جس طرح پاک بچہ نمازی کی کمر پر چڑھ کر جیسے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک پر چڑھ جاتے تھے یا کسی ضرورت کی بنا پر (عمل قلیل سے) بچے کو اٹھالے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نواسی حضرت امامہ بنت عاص رضی اللہ عنھا کو اٹھا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ایسے کوئی پاک جانور نمازی کی پشت پر سوار ہو جائے یا کسی

ضرورت سے اسے اٹھالے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ چناچہ حدیث امامہ رضی اللہ عنھا کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں

::علی صحۃ صلوۃ من حمل آدمیا وکذا من حمل حیوانا طاھرا (فتح الباری)امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں ::ففیہ دلیل لصحۃ صلوۃ من حمل آدمیا او حیوانا طاھرا من طیر وشاۃ وغیر ھما (شرح مسلم (

(03) آپ فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے، یہ آپ کا قرآن وحدیث پر جھوٹ ہے، ورنہ صریح آیت یا صحیح صریح حدیث پیش فرمائیں، جس میں یہ ہو کہ کسی ضرورت کے وقت پاک جانور کے اٹھانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے ۔

(04) آپ نے جو لکھا ہے کہ برطانوی مسلمانوں کی کتا پرستی کا شوق پورا ہو۔ کیا واقعی برطانیہ کے مسلمان کتا پرست ہیں، خدا پرست نہیں؟

(06) کیا کسی چیز کو نماز میں اٹھانا اس کی پرستش ہے اور کیا معاذاللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امامہ پرست تھے؟؟

(07) آپ کے وحید الزماں فرماتے ہیں کہ =کتے کو اٹھا کر نماز پڑھی جائے تو فاسد نہیں (نزل الابرار ص 30ج 1)ہاں اس مسئلہ میں احناف اور آپ کے مذہب میں کئی فرق ہیں

(08) شامی میں بدائع سے نقل کیا ہے کہ کتے کا منہ باندھا ہو کیونکہ اس کا لعاب ناپاک ہے، اگر اس کا لعاب نمازی کے بدن یا کپڑوں کو لگ گیا تو نماز نہیں ہو گی، مگر آپ کے مذہب میں کتے کا لعاب پاک ہے (نزل الابرار ص 30ج 1)اس لئے کتا قے بھی نمازی غیر مقلد پر کرتا ہے۔کتے کا لعاب نمازی کے جسم اور کپڑوں پر بہتا رہے، پھر بھی کتا اٹھا کر نماز پڑھنی جائز ہے ۔

)آپ کے مذہب میں(

(09) آپ کے ہاں محققین کے نزدیک کتے کا پیشاب یا پاخانہ بھی پاک ہے (نزل الابرار ص 50ج 1)اس لئے کتا اپنے پیشاب پاخانے میں لت پت ہو اور غیر مقلد نمازی اٹھالے اور وہ کتا غیر مقلد نمازی پر مزید پاخانہ پیشاب کرتا رہے تو بھی غیر مقلد کی نماز درست ہے ۔

(10) کتا خون میں لپ پت ہے غیر مقلد کے مذہب میں خون پاک ہے (کنزالحقائق ص 16، نزل الابرار ص 49)اس لئے غیر مقلد خون میں لت پت کتے کو اٹھا کر نماز پڑھے تب بھی نماز جائز ہے، جب کہ ان (8،9،10،11)نمبر کی صورتوں میں احناف کے نزدیک نماز درست نہیں ۔

(11) غیر مقلد کے مذہب میں کتے کا گوشت اور ہڈی بھی پاک ہے، اس لئے کتے کا گوشت جیب میں ڈال کر اور کتے کی ہڈیوں کا ہار گلے میں ڈال کر غیر مقلد نماز پڑھے تو جائز ہے ::مفتی صاحب ::آپ کی کتا پرستی کتنی قابل ہے؟

(12) اگر مفتی صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ وحید الزماں اور نواب صاحب نے مسائل لکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے والا قطعی جہنمی ہے اور جن غیر مقلدین نے ان کی تردید نہیں کی، وہ گونگے شیطان ہیں تو صاف الفاظ میں ان کا جھوٹا جہنمی ہونا لکھ کر مندرجہ بالا چیزوں کا ناپاک ہونا ایک ایک صریح آیت یا ایک ایک صحیح صریح حدیث سے ثابت فرمادیں ۔

مسئلہ نمبر (23) شامی میں استحقاق امامت کی اٹھارہ شرائط ہیں مثلا یہ کہ اس کی بیوی مقابلتاً زیادہ خوب صورت ہو۔ (در مختار ص 521ج 1،ص 375ج 1)

جواب (01) نہ شامی میں امامت کے اٹھارہ شرائط ہیں، اور نہ ہی بیوی کی خوبصورتی کا مسئلہ شرائط امامت میں سے ہے ۔
(02) نزل الابرال ص 96پر 18 شرائط کے بجائے 22 شرائط کا ذکر ہے جن میں 13 نمبر پر احسن زوجۃ کا ذکر بھی موجود ہے ۔
(03) مفتی صاحب علم فقہ سے بالکل جاہل ہیں، شرط وہ ہوتی ہے کہ ::اذافات الشرط فات المشروط :: کسی فقہ کی کتاب میں یہ مسئلہ نہیں لکھا کہ اگر امام کی بیوی خوبصورت نہ ہو تو اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز بوجہ فوات شرط باطل ہے ۔
(04) کپڑے کا بقدر ستر ہونا شرط نماز ہے خواہ کسی رنگ کا ہو مگر سفید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب تھا اس لئے اولی ہے۔ اب کوئی جاہل یہ مسئلہ پڑھ کر کہ سفید کپڑا اولی ہے اس کو شرط سمجھ کر یوں کہہ دے کہ سفید کپڑے کے علاوہ ہر کپڑے میں نماز باطل ہے تو ایسا احمق غیر مقلدوں میں سے ہی ہو سکتا ہے، کوئی عقل منداس کی جہالت میں شک نہ کرے گا ۔
(05) اولیت امامت کے مسائل میں ہے کہ اگر کسی جگہ امامت میں جھگڑا ہو جائے تو سب سے پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ ان میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے اگر وہ سب امیدوار فقہ، علم سنت ، ہجرت، پرہیز گاری، حسن اخلاق، تہجد گزاری، خوش خلقی، شرافت نسب، حسن صورت میں برابر ہوں، امامت کا اجر حاصل کرنے کے متمنی ہوں، تو ان سب باتوں کے بعد اولی اس کو قرار دیا جائے جس کی بیوی خوبصورت، نیک سیرت ہو، کیونکہ ایسی بیوی سے خاوند کو محبت ہوتی ہے ،اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ " خیارکم خیارکم لنسائہ " (مشکوۃ)اور یہ بھی فرمایا "خیر کم خیر کم لاھلہ "تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر ہو۔ کیونکہ جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر ہوگا، محبت رکھے گا، وہ عادتاً غیر محرم عورتوں کی طرف نظر نہ اٹھائے گا اور پاک دامن ہوگا، اور بدصورتی اور بد سیرتی عورت میں ہو تو خاوند اپنی عورت سے نفرت کرے گا اور عادتاً دوسری عورتوں کی طرف نظر رکھے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ نیک صورت اور نیک سیرت عورت کا خاوند عادتاً اس سے محبت اور نیک سلوک کی وجہ سے خیر ہوگا ۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " لیومکم خیارکم " (ابن عساکر)یعنی بہتر لوگ تمہاری امامت کرائیں، اب فرمایئے دلیل کے دونوں مقدمے حدیث سے ثابت ہیں کہ امام بہتر کو بناؤ اور بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی سے بہتر ہو اور اس بہتری کی بنیاد بیوی کا حسن صورت اور حسن سیرت ہے۔
(07) آپ نے جھوٹ بولا ہے یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے وہ کونسی آیت یا حدیث صحیح ہے کہ امام ان کو بناؤ جس کی بیوی بدصورت اور بدکردار ہو ۔قرآن وحدیث پر جھوٹ بولنے کا نام آپ نے عمل بالحدیث رکھا ہوا ہے ۔اعاذنا اللہ منھا
مسئلہ نمبر (24) اور یہ بھی کہ امام بڑے سر والا چھوٹے عضو مخصوص والا ہو :: درمختار ص 521ج 1 +ص 375ج 1 ::

(کیا خوب فقہ حنفی کے روپ میں حسن پرستی اور عضو پیمائی کا تماشا (

جواب :: وہاں عضو مخصوص کا نہ صرف یہ کہ ذکر نہیں بلکہ اس کی تردید ہے ، مفتی صاحب بلاوجہ ہی فقہائے احناف کے عضو مخصوص سے جا لپٹے ہیں ، وہاں صرف عضو کا لفظ ہے اور شامی میں وضاحت ہے کہ عضو مخصوص ہر گز مراد نہیں ۔ پھر کیا مراد ہے ؟ آپ کے غیر مقلد نواب وحید الزماں نے احناف کا مسلک بیان کرتے ہوئے لکھا ہے ۔ اکبر راسا و اضعر قدما اور یہی وضاحب عرف میں بھی ہے ۔ پنجابی میں کہتے ہیں " سر وڈے سرداراں دے تے وڈے پیر گنواراں دے " یعنی یہ اعتدال کے ساتھ سر بڑا ہوں اور اعضاء متناسب ہوں ، کمال عقل کی دلیل ہے اور اعضاء میں فتور اختلال مزاج کی دلیل ہے اس کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا ۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ حدیث پاک اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ جتنی جماعت بڑی ہو گی ، اتنا اجر و ثواب زیادہ ہو گا ۔ جماعت کی کثرت میں جہاں اور اسباب ہیں وہاں سب سے بڑا سبب امام کا عقل مند ہونا بھی ہے ، وہ عقل مند ہو گا تو لوگوں کو ساتھ ملائے گا ، اگر کم عقل ہو گا تو جماعت میں افتراق و انتشار پھیلائے گا ۔ تو مسئلہ کا خلاصہ یہ ہوا کہ زیادہ عقل والا امام جو جماعت کی کثرت کا باعث ہو ، اس امام سے بہتر ہے جو کم عقل ہو اور لوگ اس کے رویے سے تارک جماعت بن جائیں ۔ اب آپ کا فرض ہے کہ کوئی آیت یا صحیح حدیث پیش کرو جس کا معنی یہ ہو کہ امام وہ بہتر ہے جو کم عقل ہو اور لوگوں کو لڑانے والا ہو ورنہ تمہارا یہ کہنا کہ یہ مسئلہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے ، قرآن و حدیث پر جھوٹ ہے ۔

مسئلہ نمبر (25) فارسی میں ایمان لانا ، تکبیر کہنا ، سلام کہنا ، تکبیر تحریمہ کہنا اور نماز کے تمام اذکار پڑھنا حتی کہ فارسی میں قرأت کرنا سب جائز ہے (در مختار ص 325 ج 1)

الجواب (01) معترض نے اپنی طرف سے مسئلہ کا خلاصہ گھڑ لیا ہے ، یہاں قید عجز کی موجود ہے ، کہ عربی زبان سے عاجز ہو اس لئے یہ جائز ہے کہ غیر عربی میں قرأت اور اذکار ادا کر لے ۔

(02) جو عربی زبان پر قادر ہو اس کے لئے غیر عربی میں قرأت کے پہلے امام صاحب رحمہ اللہ قائل تھے بعد میں رجوع فرما لیا ۔ (ہدایہ - شامی) مرجوع عنہ قول منسوخ کے حکم میں ہوتا ہے اب مفتی صاحب کا عجز قابل داد ہے کہ منسوخات پر اعتراض رہے ہیں جیسے منسوخ احادیث قبلہ بیت المقدس ، متعہ ، کلام در نماز وغیرہ کی احادیث پیش کر کے عوام کو دھوکے میں ڈال رہے ہیں ۔

(03) قرأت کے علاوہ باقی اذکار کا جواز ہے مگر اصل عربی میں ہیں مثلاً تکبیر تحریمہ میں اللہ اکبر کے بجائے اس کا معنی ادا کرے تو فرضیت تو ادا ہو جائے گی ، مگر ترک واجب گناہ ہو گا (شامی) تو خلاصہ یہ نکلا کہ لفظ اللہ اکبر سے نماز شروع کرنا واجب ہے فرض نہیں ۔ آپ اگر ایک آیت یا حدیث پیش کریں جس کا ترجمہ یہ ہو کہ اللہ اکبر سے نماز شروع کرنا فرض ہے ، واجب نہیں تو ہم ضد نہیں کریں گے ، مان لیں گے کہ یہ مسئلہ حدیث کے خلاف ہے ۔

(04) آپ ایک ایک آیت اور ایک ایک حدیث پیش فرمائیں کہ غیر عربی میں ایمان لانے والے مسلمان نہیں، غیر عربی میں سلام کرنا جائز نہیں یا کوئی ذکر و دعا غیر عربی میں جائز نہیں؟

عجب الجھن میں ہے درزی جو کف ٹانکا تو چاک ادھڑا

ادھر ٹانکا ادھر ادھڑا، ادھر ٹانکا ادھر ادھڑا

مسئلہ نمبر (26) نظم عربی بندے اور اللہ کے درمیان حجاب ہے (نور الانوار (عربی اور فارسی اہل جنت کی زبان ہے : در مختار ص 325ج 1: (سبحان اللہ فارسی کے یہ فضائل، اس لئے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربی تھے اور امام اعظم رحمہ اللہ فارسی (

الجواب (01) سوال نمبر 26 میں مفتی صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو امام اعظم کہا تھا، اب اما ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو۔ غور فرماویں شاید رجوع فرمالیا ہے ۔

(02) نظم عربی ہر بندے کے لئے حجاب نہیں صرف ان کے لئے بن سکتا ہے جو قرآن پاک کی بلاغت اور مسجع مقفی عبارات پر دھیان لگائے اور اصل ذات وصفات الٰہی سے توجہ ہٹالے۔ پھر یہ توجیہ بھی اس قول پر مبنی ہے جس سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے رجوع فرمالیا تو اب یہ توجیہ بھی مرجوع عنہ قرار پائی ۔

(03) یہ درست ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عربی النسل ہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ فارسی النسل ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "اعظم الناس نصیبا فی الاسلام اھل فارس لو کان الاسلام فی الثریا لتناوبہ رجال من اھل فارس " (مقدمہ کتاب التعلیم ص 97بحوالہ حلیۃ الاولیاء) کے کامل مصداق ہیں اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ "وہ (اہل فارس)میری سنت کے تابعدار اور میرے آثار کے پیروکار ہوں گے "اسی لئے تمام امت آپ کو امام اعظم کہتی ہے جن کی تقلید میں دنیا کے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں کی پیروی کر رہے ہیں۔

مسئلہ نمبر (27)امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ہارون رشید کی خاطر عیدین میں بارہ 12 تکبیرات پڑھیں (رد المختار ص 780 (

جواب (01) اولاً تو بصیغہ مجہول اس کا تذکرہ ہے اور ساتھ صراحت ہے کہ مذہب چھ 6 تکبیرات کا ہی ہے اور خلیفہ کا ایسا حکم جس پر عمل کرنے میں گناہ نہ ہو اس کو ماننا ضروری ہے اور شامی میں یہ بھی لکھا ہے کہ حاکم کا ایسا حکم صرف اس کے وقت حکومت تک رہتا ہے، پھر ختم ہو جاتا ہے (رد المختار ص559 ج 1)آپ اگر کوئی آیت یا حدیث پیش کر دیں کہ خلیفہ کی امور غیر واجبہ میں نافرمانی واجب ہے تو آپ کا بڑا کرم ہوگا اور انتظار رہے گا ۔

مسئلہ نمبر (28) جس نے اپنی محرم ماں، بہن، بیٹی سے نکاح کر کے ہم بستری کی، اس پر کوئی حد نہ ہوگی (ہدایہ ص 516ج 2 (

الجواب (01) ہدایہ میں ان سب کے ساتھ نکاح کرنے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام لکھا ہے (کتاب النکاح (

(02) نکاح کرنا تو کجا صرف ماں بہن بیٹی سے نکاح کو جائز کہنے والا مرتد اور واجب القتل ہے۔ (فتح القدیر ص 42 ج 1 + طحطاوی ص 96 ج 2)

(03) ایسا نکاح باطل ہے جس طرح حدیث پاک میں ہے "ایما امراۃ نکحت بغیر اذن ولیھا فنکاحھا باطل باطل باطل (ترمذی (

(04) اس کے بعد صحبت حرام ہے مگر یہ موجب حد ہے یا موجب تعزیر؟ اس میں اختلاف ہے کیونکہ نکاح باطل کے بعد صحبت کے بارے میں صراحتاً کوئی حدیث موجود نہیں اس لئے امام صاحب رحمہ اللہ اس پر تعزیر واجب قرار دیتے ہیں۔ "ویکون التعزیر بالقتل کمن وجد رجلا مع امراۃ لا تحل لہ (در مختار ص 179 ج 3)اور یہ تعزیر قتل تک ہے ۔

اس اختلاف میں ائمہ قیاس پر عامل ہیں کہ نکاح باطل شبہ نہیں ہو سکتا ۔امام صاحب رحمہ اللہ قیاس کو چوڑ کر حدیث کو لے رہے ہیں کہ مذکورہ بالا حدیث سے شبہ ثابت ہو رہا ہے اور حدیث واجماع امت سے ثابت ہے کہ حدود شبہات سے ساقط ہو جاتی ہے۔ (ترمذی +ابن ماجہ +الروضۃ الندیہ (

نوٹ ::شاید مفتی صاحب جاہلوں کو یہ دھوکہ دیں کہ حد نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نہ گناہ ہے نہ سزا ہے تو یہ خالص فریب ہے، مفتی صاحب سے عرض ہے کہ وہ کسی صریح حدیث سے پیشاب پینے، پاخانہ کھانے، خنزیر کھانے، مردار کھانے، سود کھانے وغیرہ پر ::حد دکھادیں؟ اگر شرعاً ان پر کوئی حد نہیں تو یہ سب بر ملا کھانا شروع کر دیں اور اپنی جماعت کو بھی کھلائیں ۔

مسئلہ نمبر (30) کوئی عورت نابالغ بچے کے ساتھ یا دیوانے کے ساتھ شوق و رغبت کے ساتھ زنا کرے تو اس پر بھی کوئی حد نہیں :: (ہدایہ ص 518 ج 2 :: (کیسا رنگین مذہب ہے

جواب (01) مفتی صاحب !! معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی غیر مقلد عورتیں نابالغوں اور دیوانوں سے بہت شوق و رغبت رکھتی ہیں تاکہ حد نہ لگے ۔

(02) نابالغ اور دیوانہ تو مرفوع القلم ہے۔ یہ زنا ایک ہی فعل ہے جس کا فاعل بچہ اور دیوانہ ہے اور مفعولہ عورت ہے۔ جب اصل فاعل پر حد ساقط ہو گئی تو مفعولہ پر بھی سقوط حد کے لئے شبہ بن گیا اور حد شبہ سے ساقط ہو جاتی ہے ہاں تعزیر واجب ہو جاتی ہے اور آخرت کی سزا بھی لازم ہے ۔

مسئلہ نمبر (31) امام وقت قتل کے سوا جو گناہ بھی چاہیں کر لیں ان پر کوئی حد نہیں ::ہدایہ ص 52 ج 2 :: (ٹھیک ہے ان پر حد لگا کر آپ گداگری کہاں سے کریں گے (

جواب ::ہدایہ میں آگے وضاحت موجود تھی کہ قصاص میں حق عبد ہے اس کا مطالبہ کرنے والا وہ صاحب حق موجود ہے جو مطالبہ

کر سکتا ہے لیکن حدود حقوق اللہ میں سے ہیں اور ان کے نافذ کرنے میں سب سے بڑا مسلمان حاکم خدا کا نائب ہے، وہ حدود دوسروں پر نافذ کرتا ہے، لیکن اگر وہ نائب خود حد توڑ دے کہ اس سے اوپر کوئی حد نافذ کرنے والا نہ ہو تو اس کو خود اللہ تبارک تعالی ہی سزا دیں گے ،آپ کسی صریح آیت یا صحیح حدیث سے ثابت کر دیں کہ ایسے حاکم پر کون حدود نافذ کرے ہمیں ماننے میں کوئی عذر نہ ہو گا ۔

مسئلہ نمبر (32) زنا کرنے کے لئے عورت کرایہ پر لی اور منہ کالا کر لیا تو ایسی صورت میں کوئی حد نہیں ::عالمگیری ص 228ج 2 :: (معاذاللہ کیسا روپ کیسی فحاشی (

جواب (01) مفتی صاحب نے روایتی بددیانتی سے کام لیا ہے،در مختار میں صراحتاً مذکور ہے "والحق وجوب الحد " (در مختار ص 57ج 3)حق یہ ہے کہ حد واجب ہے۔ معترض کو یہ حق بات کیوں نظر نہ آئی؟

اور عالمگیری والے غیر مفتی بہ قول میں بھی صراحت ہے "یوجعان عقوبۃ ویحبسان حتی یتوبا " (عالمگیری ص 149ج 2)یعنی ان دونوں کو سخت سزا دی جائے گی اور دونوں کو اتنا عرصہ قید رکھا جائے کہ وہ توبہ کر لیں اور ان کی توبہ کا یقین حاکم کو ہو جائے ۔

(02) آپ کے مذہب میں تو غیر مقلد عورت متعہ کرواتی رہے تو حد یا تعزیر تو کیا زبان سے انکار بھی جائز نہیں۔ (ہدیۃ المھدی ص 118ج 1)

مسئلہ نمبر (33) شراب کی تلچھٹ پینا حرام نہیں مکروہ ہے اور سرکہ میں ملالیں تو کراہت بھی ختم (عالمگیری (

جواب ::عالمگیری میں ہے "یکرہ شرب دردی الخمر " (عالمگیری ص 412ج 5)اور آپ کی نزل الابرار میں ہے "کرہ شرب دردی الخمر " (نزل الابرار ص 89 ج 3)بتایئے ہمارے اور تمہارے مسئلہ میں کیا فرق ہے،تمہارے نزدیک تو یہ مسئلہ فقہ نبوی کا ہے اور فرمایئے کس آیت یا حدیث کے خلاف ہے اور یہ میل سرکہ میں مل گئی تو سرکہ بن گئی۔ (عالمگیری ص 412ج 5)اب سرکہ حلال ہے "نعم الادام الخل " (مسلم)آپ سرکہ کے حرام ہونے پر کوئی آیت یا حدیث پیش کریں۔آپ کو شراب کی تلچھٹ سے کیا کام؟آپ خالص خمر میں آٹا گوندھ کر روٹی پکا کر کھالیں تو درست ہے۔ (نزل الابرار ص 89ج 3 (اور خالص خمر میں مچھلی ڈال کر تھوڑی دیر دھوپ میں رکھ دیں اور کھائیں سالن تیار ہے)۔ (بخاری ص 826ج 2 (

مسئلہ نمبر (34) نبیذ مطبوخ شراب بھی حلال ہے (عالمگیری ص 413ج 5 (

جواب ::خدا جانے مفتی صاحب نے شراب کس لفظ کا ترجمہ کیا ہے؟

اصل عبارت میں خمر کا لفظ ہی نہیں ۔

مسئلہ نمبر (36) البجتج ::ایک خاص قسم کی شراب ہے جس کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ہارون رشید کے لیے تیار کیا تھا (

عالمگیری)اماموں کو تو معاف کرو ۔

جواب :: یہاں بھی خمر کا کوئی لفظ نہیں خدا جانے مفتی صاحب نے شراب کس لفظ کا ترجمہ کیا ہے، ہاں عالمگیری ص 412+413 ج 5 پر ::البختج ::ایک مشروب کا ذکر ہے جسے مثلث بھی کہتے ہیں جس کے پینے کا ثبوت صحیح بخاری میں بھی موجود ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم مثلث پیا کرتے تھے ۔ (صحیح بخاری ص 838ج 2 - 826ج 2 - ص 838ج 2)

مسئلہ نمبر (37) فتاوی عالمگیری کی کتاب الحیل میں اللہ کے فرائض سے جان چھڑانے کے بے شمار حیلے بتائے گئے ہیں ان سب کا قرآن و حدیث سے ثبوت دیں؟

جواب (01) کتاب الحیل عالمگیری ص 389ج 6 سے لیکر ص 436ج 6 تک ہے اس کی پہلی فصل میں ہے :: ہمارے علماء کے مذہب میں ہر حیلہ جس سے آدمی دوسرے کا حق مٹائے یا اس میں شبہ ڈالے یا امر باطل کو مشتبہ بصدق و صواب کرنے کا وسیلہ کرے تو وہ

مکروہ تحریمی ہے اور ہر حیلہ جس سے آدمی اپنے آپ کو حرام سے چھڑائے یا اس وسیلہ سے حلال تک پہنچ جاوے تو وہ امر نیک ہے " (عالمگیری ص 390ج 6)

بتایئے اس میں کون سی بات قرآن و حدیث کے خلاف ہے؟

(02) مفتی صاحب کو شاید حیلہ کی تعریف ہی یاد نہیں ہے "الحیلۃ اسم من الاحتیال وھی التی تحول المرء عما یکرھہ الی مایحبہ (کتاب التعریفات ص 42)

یہ خفیہ تدبیر اگر ابطال حق یا اثبات باطل کے لئے ہو تو حرام ہے اگر مقصود احقاق حق اور ابطال باطل ہو تو واجب ہے۔ اگر مکروہ سے بچنے کے لئے حیلہ کرے تو مستحب ہے۔ اگر ترک ممدوح کے لئے حیلہ کرے تو مکروہ ہے، الغرض حیلہ کا لفظ جائز و ناجائز دونوں پر استعمال ہوتا ہے جیسے دودھ کا لفظ بھینس اور کتیا دونوں کے دودھ پر استعمال ہوتا مگر حرام و حلال کا فرق واضح ہے یا جیسے سجدہ کا لفظ خدا اور بت دونوں کے سجدہ پر استعمال ہوتا ہے مگر ایمان و کفر کا فرق واضح ہے ۔

ایک اور وضاحت :: احناف کے ہاں جواز اور نفاذ میں تلازم نہیں اس لئے بعض اوقات ایک چیز کا جواز نہ بھی ہو تو نفاذ ہو جاتا ہے جیسے حالت حیض میں طلاق کا جواز نہیں مگر طلاق دے دی تو نفاذ ہو جائے گا، ایک ہی دفعہ تین طلاق کا جواز نہیں، گناہ ہے مگر دینے سے واقع ہو جائیں گی، حلالہ کی شرط سے نکاح کرنا گناہ ہے مگر عورت پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی، اس لئے یہ فرق کرنا بھی ضروری ہے کہ فقہ حنفی بعض جگہ صرف نفاذ حکم کے قائل ہے مگر اس کی جواز کا بہتان بھی فقہ پر لگا دیا جاتا ہے ۔

قرآن پاک میں دونوں قسم کے حیلوں کا ذکر ہے "خذ بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث "حضرت ایوب علیہ السلام نے حالت ابتلاء

میں اپنی پاک دامن بیوی کو غصہ سے سو چھڑیاں مارنے کی قسم کھائی تھی۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ نے حکم دیا کہ ::اے ایوب علیہ السلام قسم میں جھوٹے نہ ہونا، سو 100 شاخیں ایک جگہ باندھ کر اس طرح مارو کہ سب اس کے بدن سے لگ جائیں، ظاہر ہے کہ یہ ایک تدبیر تھی اور ایک ضعیف الخلقہ شخص کو زنا کے سو 100 کوڑے مارنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا حکم فرمایا تھا (لغات الحدیث) کیا اب قرآن کو بھی حیلے بتانے والا کہو گے ؟اور حرام حیلے کا ذکر بھی قرآن میں ہے کہ اصحاب سبت مچھلیاں پکڑنے کے لئے گڑھے کھودتے تھے، جب مچھلیاں ان میں آجاتیں تو پکڑ لیتے تھے یہ حیلہ حرام ہے ۔

حدیث پاک میں بھی دونوں قسم کے حیلوں کا ذکر ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو صاع ردی کھجوروں کے بدلے ایک صاع اچھی کھجور لی، یہ سود بنتا ہے، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سود سے بچنے کا حیلہ تعلیم فرمایا کہ اپنی کھجوریں پیسوں سے بیچو پھر اس رقم کی اچھی کھجوریں لے لو اور حرام حیلے کا بھی ذکر ہے کہ بنی اسرائیل پر اونٹ کی چربی کو حرام کیا گیا تھا، انہوں نے اس چربی کو پگھلا کر بیچنی شروع کر دی اور قیمت کھا لیتے، یہ حرام ہے، اس لئے غیر مقلدین کا فرض ہے کہ وہ ہر حیلہ فقہ کے الفاظ میں لکھ کر اس کے خلاف ایک ایک صریح آیت یا ایک ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں ورنہ ان کو بلا وجہ قرآن و حدیث کے خلاف کہنا، قرآن و حدیث پر جھوٹ ہے اور فقہ ثقہ پر بھی۔ خدا تعالیٰ تمہیں اس جھوٹ سے توبہ کی توفیق دیں ۔

آمین ثمہ آمین

معاریض کا بیان :: غیر مقلد حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کی بعض معاریض پر بھی حیلہ کا لفظ استعمال کر کے عوام کو دھوکا دیتے ہیں، حالانکہ عالمگیری میں صراحت ہے کہ "یجب ان یعلم ان استعمال المعاریض للتحرز عن الکذب "۔ (عالمگیری ص 436 ج 6)یعنی یہ جاننا واجب ہے کہ معاریض (

توریہ)کا استعمال جھوٹ سے بچنے کے لئے ہوتا ہے، علامہ سید شریف فرماتے ہیں کہ توریہ کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ایسی بات کرے کہ مخاطب اس کا مطلب اور سمجھے اور متکلم کی مراد اور ہو جیسے لڑائی میں دشمن کے فوجی کو کہے افسوس تمہارا امام مر گیا۔ (کتاب التعریفات ص 32)تعریض کا یہ لفظ قرآن پاک سے لیا گیا ہے "لا جناح علیکم فیما عرضتم بہ من خطبۃ النساء (الآیہ نمبر 235 سورۃ البقرہ (

اور ابن عدی نے مرفوعاً حدیث روایت کی ہے کہ "ان فی المعاریض مندوحۃ عن الکذب " (اتحاف سادۃ المتقین ص 528 ج 2)بے شک معاریض (ذو معنی بات (میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بڑھیا جنت میں نہیں جائے گی۔ ایک بڑھیا سن کر رونے لگی، حضرت نے فرمایا، بڑھیا جوان ہو کر جنت میں جائے گی ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین دفعہ ایسی ذو معنی بات فرمائی کہ آپ کا مطلب اور تھا اور مخاطبین اس کا مطلب اور سمجھے، اسی طرح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ::ھادیھدینی :: ہجرت کی رات فرمایا جس سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ::جنت :: کاراستہ مراد لے رہے تھے اور مخاطبین ::جنگل ::کاراستہ (اتحاف سادۃ المتقین ص 528ج 2)

تواسی طرح کسی شدید ضرورت کے موقعہ پر اگر امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے ایسی ذو معنی بات فرمادی تو کسی آیت یا کسی حدیث کے خلاف ہیں کیا؟

خدا تعصب کا برا کرے، یہ حق سننے، سمجھنے اور ماننے کی توفیق سلب کرلیتا ہے۔

ائمہ کی ویری پہ یہ اہل ہوا,
آپس میں لڑ لڑ کے ہونگے تباہ ,
فقہ دشمنی کی ملی ہے سزا,
نہ حدیث پر عمل نہ خوف خدا,

تجلیات صفدر جلد نمبر 04 صفحہ نمبر 375 تا 413